❁ غزل اور قصیدے کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں۔

سوال ۴: نصابی کتاب میں شامل غزلوں کے کوئی دو مطلّع لکھیے جو آپ کو پسند ہوں۔

سرگرمیاں

(۱) طلبہ انٹرنیٹ کی مدد سے میرؔ کا کلام تلاش کریں۔

(۲) طلبہ میرؔ کے پانچ مطلعوں اور پانچ مقطعوں پر مشتمل چارٹ تیار کریں۔

(۳) طلبہ میر تقی میرؔ کی تصویر اُن کے ایک شعر کے ساتھ کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

❁ غزل عربی زبان کا لفظ کا ہے۔ اس کے لغوی معنی حسن وعشق کی باتیں کرنا ہے۔ عورتوں سے باتیں کرنا ہے۔ یہ ایسی صنفِ سُخن ہے جو مخصوص عناصرِ ترکیبی پر مشتمل مخصوص ہیئت رکھتی ہے۔ اس کے ہر شعر میں ایک مکمل مفہوم ادا ہوتا ہے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اسے مطلع کہتے ہیں۔ مطلع کے سِوا باقی اشعار میں ہر دوسرے مصرعے میں قافیہ ہونا ضروری ہے۔ ردیف غزل کے لیے ضروری نہیں۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں۔ بہ شرط یہ کہ شاعر نے اس میں اپنا تخلص بھی نظم کیا ہو۔ غزل کے لیے موضوع کی کوئی قید نہیں۔ اس میں ہر قسم کے مضامین بیان کیے جاسکتے ہیں۔

❁ نظم، تسلسل پر مبنی اشعار کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس میں ایک مرکزی خیال ہو اس کے لیے کسی موضوع کی قید نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی ہیئت متعیّن ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) کلامِ میرؔ کی تلاش میں طلبہ کی مدد کیجیے۔ (۲) حیاتِ میرؔ کے چند دلچسپ پہلوؤں سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔ (۳) طلبہ کو صنفِ غزل کی اہمیت بتائیے۔ (۴) طلبہ کو بتائیے کہ میرؔ کو خدائے سخن کیوں کہا جاتا ہے۔

خواجہ حیدر علی آتشؔ

ولادت: ۱۷۶۴ء وفات: ۱۸۴۷ء

خواجہ حیدر علی آتشؔ، خواجہ علی بخش کے بیٹے تھے، دلّی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ نواب شجاع الدّولہ کے عہد میں دلّی سے فیض آباد میں آرہے۔ کم سنی میں والد کا انتقال ہوگیا۔ کوئی سرپرست نہ تھا۔ مالی حالت بہت خراب تھی۔ اس لیے نواب مرزا احمد تقی کی ملازمت اختیار کرلی۔ آپ اُن کے ہم راہ لکھنؤ آگئے۔ شاعری میں مصحفی کے شاگرد بن گئے۔ بادشاہوں کے دربار میں نہیں گئے، نہ کسی کا کوئی قصیدہ لکھا۔ تاہم بادشاہ از رہِ قدردانی اَسّی روپے ماہانہ انھیں پیش کرتا تھا۔ نہایت مُنکسر المزاج اور خلیق انسان تھے۔ ان کی شاعری میں زبان کا لُطف اور الفاظ کی چاشنی ہے۔

غزل

حاصلاتِ تعلّم: یہ غزل پڑھ کر طلبہ: (ا) کنائے کی تعریف بیان کر سکیں اور شعروں سے مثال دے سکیں۔ (۲) نئے الفاظ کے معنی لکھ سکیں۔

دَہَن پر ہیں اُن کے گُماں کیسے کیسے
کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے

زمینِ چمن گُل کِھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

نہ گورِ سکندر، نہ ہے قبرِ دارا
مِٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

غم و غصّہ و رنج و اندوہ و حِرماں
ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

کرے جس قدر شُکرِ نعمت وہ کم ہے
مزے لُوٹتی ہے زباں کیسے کیسے

(ماخوذ از: دیوان آتشؔ)

مشق

سوال۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) آتش کی غزل کا کون سا شعر آپ کو زیادہ پسند آیا؟ وجہ بھی بتائیے۔

(ب) اس غزل میں لفظ ''کیسے کیسے'' کن معنوں میں استعمال ہوا ہے؟

(ج) اس غزل میں استعمال ہونے والے محاورات لکھیے۔

(د) اس غزل میں صنعتِ تکرار کے لیے کون سے لفظ آئے ہیں؟

(ہ) اس غزل کے قافیے اور ردیف کے الفاظ کون سے ہیں؟

سوال۲: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) لفظ آتش کے لغوی معنی ہیں:

(۱) پیاسا (۲) تسلّی دینے والا (۳) پجاری (۴) آگ

(ب) پہلے شعر میں لفظ ''کلام'' کے معنی ہیں:

(۱) پیغام (۲) شعر (۳) خیال (۴) گفتگو

(ج) لفظ ''گُل کِھلانا'' قواعد کے لحاظ سے ہے:

(۱) اسمِ صفت (۲) مرکبِ اضافی (۳) مرکبِ عطفی (۴) محاورہ

(د) لفظ اندوہ کے معنی ہیں:

(۱) شکر (۲) قدر (۳) خوشی (۴) غم

سوال۳: خالی جگہوں کو درست لفظ سے پُر کیجیے:

(الف) نہ گورِ سکندر نہ ہے............دارا

(ب) زمینِ چمن............کِھلاتی ہے کیا کیا

(ج) کلام آتے ہیں............کیسے کیسے

(د) کرے جس قدر............نعمت وہ کم ہے

سوال۴: درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:

دہن ۔ گور ۔ گماں ۔ حِرماں ۔ رنج

❋ یہ شعر غور سے پڑھیے:

زمینِ چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا —— بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

اس کے دوسرے مصرعے میں آسمان کا رنگ بدلنا لکھا ہے، جو کہ حقیقت نہیں ہے بلکہ اس سے مراد زمانے کی گردش ہے جس کے یہ معنی لیے جائیں گے کہ قسمت میں کیا کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اس طرح بات کرنے کو جس میں کہ حقیقت بیان نہ کی جائے اور اس کے بدلے اشارے میں بات کی جائے، ادب میں ''کنایہ'' کہتے ہیں۔ ایک اور مثال دیکھیے:

دل زمانے کے ہاتھ سے سالم —— کوئی ہوگا کہ رہ گیا ہوگا

اس شعر میں زمانے سے مراد اہلِ دنیا ہیں۔ یعنی دنیا والے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی دُکھ دیتے ہی ہیں۔ یہ بھی کنایہ ہے۔

سوال۵: آپ اس طرح کے تین شعر تلاش کیجیے جن میں اصل یا حقیقی لفظ استعمال کرنے کے بدلے کنائے میں بات کی گئی ہو۔

سرگرمیاں

(۱) طلبہ لائبریری سے مختلف شعرا کے دیوان لے کر اس طرح کے شعر تلاش کر کے لکھیں، جن میں کنایہ پایا جاتا ہے۔

(۲) طلبہ آتش کی کوئی ایک غزل زبانی یاد کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) طلبہ کو مختلف شعرا کے دیوان دے کر انھیں اشعار میں کنایہ تلاش کرنے میں مدد کیجیے۔ (۲) آپ خود بھی ایسے شعر تلاش کر کے طلبہ کو سنائیے اور سمجھائیے۔